جو بکرا دِکھنے میں ایک سال کا لگے اور عمر ایک سال نہ ہو، اس کی قربانی کا حکم

ریفرنس نمبر: Pin 4718
تاریخ: 23-07-2016

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری بکری نے پچھلے سال محرم کے شروع میں بچہ دیا تھا، ابھی اس کی عمر ایک سال پوری تو نہیں ہوئی، لیکن اتنا تندرست ہو چکا ہے کہ دیکھنے میں سال سے زیادہ کا لگتا ہے، کیا اس بار اُس کی قربانی کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صورت مسئولہ میں ایسے بکرے کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ قربانی کے لیے اونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے بھینس کی دو سال اور بکرے بکری کی عمر ایک سال ہونا ضروری ہے، لہذا اگر کسی جانور کی عمر اس سے کم ہو، تو اس کی قربانی درست نہیں، سوائے دنبے یا بھیڑ کے چھ ماہہ بچے کے، اس میں بھی اتنا بڑا ہونا ضروری ہے کہ اگر سال والے جانوروں میں ملایا جائے، تو سال بھر کا لگے، تو اس کی قربانی جائز ہے، بہر حال بکرا بکری میں پورے ایک سال کا ہونا ضروری ہے، حتی کہ سال بھر سے ایک دن بھی کم ہو، تو شرعاً اس کی قربانی جائز نہیں۔

صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”لا تذبحوا الا مسنۃ، الا ان یعسر علیکم، فتذبحوا جذعۃ من الضان“ ترجمہ: تم صرف مسنہ (یعنی ایک سال کی بکری، دو سال کی گائے اور پانچ سالہ اونٹ) کی قربانی کرو، ہاں اگر تم کو دشوار ہو، تو دنبے یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ ذبح کر دو“۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب سن الاضحیہ، جلد 2، صفحہ 155، مطبوعہ کراچی)

پھر بھیڑ یا دنبے میں بھی سال بھر کا دِکھنا ضروری ہے، چنانچہ محیط برہانی میں ہے:" الجذع من الضان اذا کان عظیما، ومعناہ انہ اذا اختلط مع المثان یظن الناظر الیہ انہ ثني " ترجمہ: بھیڑ، دنبے کا چھ ماہہ بچہ بڑا ہو، اس سے مراد یہ ہے کہ جب اسے سال بھر والوں کے ساتھ ملا دیا جائے، تو دیکھنے والا دوندا (سال بھر کا) ہی گمان کرے"۔

(محیط برھانی، کتاب الاضحیۃ، فصل الخامس فی بیان مایجوز فی الضحایا ومالا یجوز، جلد6، صفحہ478، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی فیض الرسول میں ہے:"قربانی کے لئے بکرے کی عمر پورے ایک سال کی ہونا ضروری ہے، اگر ایک دن بھی کم ہو گا، تو اس کی قربانی شرعاً جائز نہ ہو گی۔"

(فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ459، شبیر برادرز، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

18شوال المکرم1437ھ 23جولائی2016ء